

سلطان سکندر لودھی کا ذوقِ موسیقی

شعرِ العجم میں شبلی نعمانی ملک الشعر طائب آملی ذکر کرتے ہوئے جہانگیر کے متعلق لکھتے ہیں: ”مسلکِ تیموریہ میں تو ہر فرماں روا سخن فہم و اداسناں گزرا ہے۔ لیکن جہانگیر اس فن میں اجتہاد کا درجہ رکھتا تھا۔“ بالکل یہی بات لودھی خاندان کے فرماں روا سلطان سکندر پر راس آتی ہے۔ مؤرخ مشہیر نعمت اللہ ہروی اپنی مشہور تصنیف تاریخ خان جہانی میں اس کے متعلق رقمطراز ہے:

سلطان در شعر فارسی سلیقہ تمام داشت
فارسی شاعری میں سلطان بڑی دسترس
و شعر خوب می گفت و گلرخ تخلص می کرد۔ و
رکھتا تھا اور اچھے شعر کرتا تھا۔ وہ گلرخ
ہر روز چند ساعت معین بود کہ باہل فضل
تخلص کرتا تھا۔ ہر روز کچھ وقت مخصوص
و فصاحت و اہل شعر مجلس می داشت و
تھا جس میں وہ عالموں، خوش بیان مقررین
اور شاعروں کے ساتھ مجلس آراستہ کرتا تھا۔
مباحثہ شعر در میان بود
و اہل عموماً شعر و شاعری پر گفتگو ہوا کرتی تھی۔

اکبری عہد کے مشہور مؤرخ ملا عبدالقادر بدایونی کی ایک تحریر سے بھی نعمت اللہ ہروی کے مندرجہ بالا بیان کی تائید ہوتی ہے۔ منتخب التواریخ میں سکندر لودھی کا ذکر کرتے ہوئے بدایونی رقمطراز ہے:

سلطان سکندر لودھی با شاعران نشست
سلطان سکندر شاعروں کے ساتھ بہت نشست

و برخاست بسیار داشت و خود ہم صاحب
بر فراست رکھتا تھا اور خود بھی موزوں طبیعت
طبع بود و گاہ گاہ نظمی بہ تخلص گلرخ بآن روش
رکھتا تھا۔ کبھی کبھار وہ گلرخ کے تخلص سے

قدیم ہندوستانیوں کی گفت و صحبت اور شیخ
جمالی انیسویں صدی کے خوش برآمدہ بودیلہ
ہندوستانیوں کی قدیم روش کے مطابق نظم
بھی کہہ لیتا تھا۔ اس ضمن میں شیخ جمالی کے
ساتھ اس کی گڑھی چھٹی تھی۔

سکندر روم کی بڑی متقی و پرہیزگار بادشاہ ہو کر رہا ہے۔ اس کی انتظامی قابلیت ،
بیدار مغزی اور علم و ہمت کی تقریباً سبھی مورخوں نے تعریف کی ہے۔ تاریخ شاہی کا مصنف
احمد یادگار سلطان کے اخلاق و اطوار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :

سلطان سکندر یادشاہ ہے بود کمال
تقویٰ و دیانت آراستہ و بعلم و فضل پیراستہ ،
علم و فضل تھا۔ وہ اپنا بیشتر وقت عالموں
اور فضلوں کی صحبت میں گزارتا تھا۔ اس
کے عہد میں اسلام میں بڑی رونق پیدا ہو
گئی تھی اور کافروں کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ
بُت پوجیں یا دریا میں اشنان کریں۔ اس
کے مبارک عہد میں توں کو زمین میں چھپا کر رکھتے
تھے۔ اس نے نگر کوٹ کا بُت جس نے ایک
عالم کو گمراہ کر دیا تھا، قصابوں کے حوالے
کیا تاکہ اُس کے برابر گوشت تو لا کریں اس
کا بیشتر وقت شعر کہنے اور سننے میں صرف
ہوتا تھا۔

سلطان سکندر کو شعر و شاعری کے علاوہ موسیقی سے بھی بڑا لگاؤ تھا اور وہ ہر شب مجلسِ سرود

۱۔ منتخب التواریخ، جلد اول، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۸ء، ص ۳۷۷۔

۲۔ تاریخ شاہی، مطبوعہ کلکتہ ۱۹۳۹ء، ص ۴۷-۴۶۔

منعقد کیا کرتا تھا۔ احمد یادگار رقمطراز ہے: کہ سلطان موسیقاروں کا بڑا سرپرست تھا اور اس کی قدردانی خوش الحان گویوں کو ملک کے طول و عرض سے دارالحکومت کھینچ لائی تھی۔ سلطان کے حکم سے ایک گھڑی رات گزرے گویے اور سازندے اپنے اپنے فن کا مظاہرہ شروع کرتے۔ رات کی ان مخصوص مجالس میں عموماً سلطان کے چار غلام، جنہیں اس نے چھوٹا دینار کے عوض خریدا تھا مجلس کی جان سمجھے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک چنگ بجانے میں، دوسرا قانون نوازی میں، تیسرا طنبورہ بجانے میں اور چوتھا بین کاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے ان کی آواز بھی اتنی دلکش تھی کہ بقول مصنف اس سے مرودہ تنوں میں جان پڑ جاتی تھی اور زندگی کی جان نکل جاتی تھی۔ احمد یادگار لکھتا ہے: کہ اُڑتے ہوئے پرندے ان کی آواز سن کر زمین پر اتر آتے تھے اور زہرہ سیارہ فضا میں معلق ہو کر رہ جاتا تھا۔ صانع قدرت نے ان کو حسنِ صوت کے ساتھ حسنِ صورت بھی عطا کیا تھا۔ ان کی آواز سن کر اور شکل دیکھ کر حاضرین مجلس بن پسے مدہوش ہو جاتے تھے اور شراب صراحیوں میں یونی پڑی رہ جاتی تھی۔ نصف شب گزرنے پر جب یہ مجلس ختم ہونے پر آتی تھی تو سلطان کے حکم سے چار سرنا نواز اپنے فن کا مظاہرہ کرتے اور نے ہی لے میں کبدارہ، اثرانہ، حسی اور رام کلی پیش کرتے تھے لے

تاریخ داؤدی کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجالس سرود میں سلطان شاہی آداب کا خاص خیال رکھتا تھا۔ اگر کبھی کوئی اجنبی گویا سلطان کی خدمت میں اپنا راگ پیش کرنا چاہتا تو وہ میراں متید روح اللہ اور سید ابن رسول کو بلا کر اس سے راگ سننے کا حکم دیتا اور خود پردے کے پیچھے بیٹھ کر راگ ملاحظہ کرتا۔ عبداللہ ہی کی روایت ہے کہ سلطان سکندر کو سازوں میں شہنائی بے حد غروب تھی اور راگوں میں صرف مالکوس، کلیدان، کانڑا اور حسینی سننا پسند کرتا تھا۔ اگر کوئی گویا ان کے علاوہ کوئی راگ چھیڑنے کی جرأت کر بیٹھتا تو وہ سزا کا مستوجب ہوتا تھا۔

۱۵ تاریخ شاہی، مطبوعہ کلکتہ، ۱۹۳۹ء، ص ۸۸

۱۶ تاریخ داؤدی، مطبوعہ علی گڑھ، ۱۹۵۴ء، ص ۳۹ - ۳۸

۱۷ ایضاً: ص ۳۹

سلطان کا موسیقی میں لگاؤ دیکھ کر عوام بھی اس فن لطیف میں کچھ پی لینے لگے۔ مولانا شبلی نے کیا خوب کہا ہے کہ ایشیائی سلطنتوں کا عام قاعدہ ہے کہ بادشاہ کا مذاق تمام ملک میں سرایت کر جاتا ہے اور تمام لوگوں میں وہی خصائل پیدا ہو جاتے ہیں جو بادشاہ میں پائے جاتے ہیں۔

شیخ جمالی اس عہد کے فضلا اور شعرا میں سربرآوردہ تھے اور بادشاہ ان سے اپنے کلام میں اصلاح بھی لیا کرتا تھا۔ شیخ موصوف بھی موسیقی کے بڑے دلدادہ تھے۔ ان کی ایک غزل کے یہ اشعار بڑے مشہور ہیں :

طال شوقی الی مناذلکم ایمدا الغائبون عن نظری
روز شب موسم خیال شماست فاسئلوا عن خیال کچھ خبری

انھوں نے اس غزل کی لئے بھی خود ہی مرتب کی تھی۔ بدایونی کا بیان ہے کہ اسے سن کر اہل دل پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اہل دل کے عہد میں بھی اس غزل کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا اور یہ برابر موصوفوں کی مجالس میں گائی جاتی تھی۔

شیخ جمالی کے فرزند شیخ گدائی بیرم خان کے دور اقتدار میں صدر الصدور کے منصب پر فائز ہوئے تھے۔ ان کے متعلق شاہنواز خان رقمطراز ہے :

شیخ گدائی نیز طبع لطیف داشت و شیخ گدائی نے موزوں طبیعت پائی تھی
اكتساب کمالات واستفاده علوم رسمی نمود اور علوم و کمالات سے بہرہ ور تھے۔ ہندی
نقش صوت ہندی را خود می بست و گیتوں کی دھن خود مرتب کرتے اور گاتے
می خواند تھے۔

سکندر لودھی کے ایک امیر قطب خان کو بھی موسیقی سے بڑی رغبت تھی اور اس کے

۱۔ مقالات شبلی، جلد ۴، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۵۶ء، ص ۱۰۶

۲۔ منتخب التواریخ، جلد اول، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۸ء، ص ۳۲۵

۳۔ آثار الامراء، جلد ۲، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۹۰ء، ص ۵۲۰

ہاں اکثر مجالس سرود منعقد ہوتی رہتی تھیں۔ احمدیاد گار نے اس کی مجلس کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے :

قطب خان دوسرے پیالہ شراب ناب قطب خان خالص شراب کے دو تین
خوردہ و نشہ شراب اور ابدماغ رسید و پیالے نوش کرتا۔ جب شراب کا نشہ اس
سرودی آغاز شد کہ ساکنان عالم علوی در کے دماغ کو متاثر کرتا تو سرود کا آغاز ہوتا
سماع آمدند وزہرہ پر آسمان معلق می زد اور عالم بالا کے ساکنان وجد میں آجاتے ،
اور زہرہ سیارہ فضا میں معلق ہو کر رہ جاتا۔

سلطان سکندر کا وزیر میاں بھوہ اپنے زمانے کا بہترین عالم مانا جاتا تھا، وہ موسیقی کا
دلدادہ اور موسیقاروں کا سرپرست تھا۔ ڈاکٹر عبدالحلیم کا خیال ہے کہ وہ خود بھی بڑا اچھا گایا
لیتا تھا۔

سکندر لودھی کے عہد میں عمر سمانیجی الکابلی المعروف بہ ہمدانے فرنی موسیقی پر لہجہات
سکندر شاہی کے نام سے ۴۱۰ صفحات کی ایک ضخیم کتاب تصنیف کی تھی۔ اس کتاب کا واحد
قلمی نسخہ لکھنؤ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے۔ ڈاکٹر ندیر احمد صاحب ہمدان شعبہ فارسی
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے حیدر آباد دکن سے شائع ہونے والے سہ ماہی انگریزی مجلہ اسلامک کلچر
میں اس کتاب کا تفصیلی تعارف کروا دیا ہے۔ ان کے خیال میں یہ ہندوستانی موسیقی پر پہلی کتاب
ہے جو برصغیر پاک و ہند میں لکھی گئی ہے۔

راقم الحروف نے مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں اس نادر خطوط کے روٹو گراف سے
استفادہ کیا ہے اور اس سلسلے میں میں ڈاکٹر نور الحسن صاحب اور پروفیسر عرفان حبیب صاحب

۱۰ تاریخ شاہی، مطبوعہ کلکتہ ۱۹۳۹ء، ص ۱۱۲

۱۱ الیسز آن ہسٹری آف انڈیا پاکستان میوزک، مطبوعہ ڈھاکہ ۱۹۶۲ء، ص ۱۹

۱۲ کالی پرتشا دیکشنگ آف دی اورینٹل مینوسکرپٹس ان دی لکھنؤ یونیورسٹی لائبریری، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۵۱ء

خطوط نمبر ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹

کاتہ دل سے منون ہوں۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے :

”شکر و سپاس بے قیاس پروردگاری را کہ گردن حمامہ جان بطوق تعلق لحن و غن

بیاراست و اصوات مختلف“

فاضل مصنف کا نام کتاب کے دسویں صفحہ پر اس طرح آیا ہے ”عمر سمائیچی الکاہلی۔

وہ عام طور پر صمد کے نام سے مشہور تھا۔ ڈاکٹر عبدالحلیم اور راقم الحروف نے اس

کا عرف صمد پڑھا ہے جبکہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اسے حماد پڑھتے ہیں۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کو سلطان سکندر کے نام معنون کیا تھا، چنانچہ چھٹے

صفحہ پر سلطان کا نام اس طرح آیا ہے :

ابوالفتح سکندر شاہ بن ابوالجہاد ہلول شاہ۔

اسی طرح کتاب کا نام ”ہجرات سکندر شاہی“ بھی دسویں صفحہ پر مرقوم ہے۔

جہاں تک کتاب کے مندرجات کا تعلق ہے یہ ایک خالص تکنیکی چیز ہے اور اس میں

کوئی شک نہیں کہ ہندوستانی موسیقی پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ فاضل مصنف نے، جو

نویسہ بھی ماہر موسیقار معلوم ہوتا ہے، تمام راگوں اور رگنیوں کی تفصیل اس کتاب میں دی ہے

اور اکثر مقامات پر مختلف راگوں کے سروں کو یوں واضح کیا ہے :

اس کتاب میں بہت سے عبارات عام پائی جاتی ہیں۔ جن میں مختلف راگوں کے سروں کی تفصیلات

درج ہیں۔ مثال کے طور پر اڑتالیسویں صفحہ پر فاضل مصنف نے۔ مورچہ نا کرج کرام۔ گانے کی ترکیب یوں بتائی ہے :

م	ب	دہ	ن	س	ر	ک
ب	دہ	ن	س	ر	ک	م
دہ	ن	س	ر	ک	م	ب
ن	س	ر	ک	م	ب	دہ
س	ر	ک	م	ب	دہ	ن
ر	ک	م	ب	دہ	ن	س
ک	م	ب	دہ	ن	س	ر

اسی طرح دوسرے راگوں اور راگنیوں کے گانے کی ترکیب اور اوقات پر بھی مصنف نے یہ حیرت بخش کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں مجملہ آلاتِ موسیقی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ کتاب چونکہ خالصاً تکنیکی ہے۔ اس لیے اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکا۔

معارف الحدیث

(مولانا محمد جعفر بھٹو رومی)

”معرفة علوم الحديث“ فن حدیث میں ایک برہمی گراں قدر تصنیف تسلیم کی گئی ہے اس کے مصنف امام ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ میں۔ اس میں احادیث کی قسمیں راویانِ احادیث کے مراتب اور ان کے حالات۔ نیز اس سلسلے کی دوسری معلومات سب آگئی ہیں۔ معارف الحدیث اس کا شگفتہ اور رواں ترجمہ ہے۔ صفحات : ۳۸۸ - قیمت : ۹ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۃ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ لاہور